VOL
12

2015
H 1437

زیرِ سرپرستی

سرکارِ قائمِ آلِ محمدؑ

دعائے سیدہؑ

جہاں پیاس ہاری پیاسے ہیں جیتے یہ وہ جگہ ہے

یہ کربلا ہے

کلام: آصف رضوی

نوحہ خواں : صدائے العطش (غازیؑ سنگت) رضویہ سوسائٹی ۔ کراچی

فہرست

کلام	موضوع / مصائب
(۱) یہ کربلا ہے	یومِ عاشور / عظمتِ قیام
(۲) قیدی بہن نے	کربلا / شام
(۳) یہ فاطمہؑ ہے	بی بی فاطمہؑ
(۴) میرے مولاؑ سے لڑنے	شناختِ باطل / زاویہءِ عرفانی
(۵) نکلا جو مدینے سے	بی بی صغراؑ / روانگیِ امام حسینؑ
(۶) بے فکر حسینؑ ہے سجدے میں	امام حسینؑ / بی بی زینبؑ
(۷) میرے جد پر سلام	امامِ زمانہؑ / زیارتِ ناحیہ
(۸) سکینہؑ سے اب کیا کبھی نہ مِلو گے	بی بی سکینہؑ / مولا عباسؑ

یہ کربلا ہے   یہ کربلا ہے   یہ کربلا ہے
جہاں پیاس ہاری   پیاسے ہیں جیتے   یہ وہ جگہ ہے   یہ کربلا ہے

(۱) کچھ سربریدہ لاشوں نے مِل کر   پامال کر دیں گھوڑوں کی ٹاپیں
مٹی پہ خوں کچھ ایسے بَہا کہ   اب تک شفاء ہے یہ کربلا ہے

(۲) جہاں برچھیوں کو سینوں نے توڑا   لاغر بدن یوں تیروں سے اُلجھے
نہ مِٹ سکے گا محشر تلک وہ   حق یوں بچا ہے یہ کربلا ہے

(۳) جینے کی چاہت ہاری جہاں پر   خوفِ اجل نے ذلّت اُٹھائی
جہاں عشق اپنی منزل کو پا لے   وہ قتل گاہ ہے یہ کربلا ہے

(۴) اِس سرزمیں پر نیزوں پہ اُٹھ کر   معراج پائی ہے کچھ سَروں نے
جہاں صبر ہنس دے اور ظلم روئے   وہ معرکہ ہے یہ کربلا ہے

(۵) شہہؑ نے دِیّا وہ خوں سے جلایا   مٹتے رہیں گے جس سے اندھیرے
وہ خوں بہانا مہدیؑ کا آنا   اِک سلسلہ ہے یہ کربلا ہے

(۶) سبطِ نبیؐ نے سب کچھ لُٹا کر   خنجر تلے جب سجدہ کیا ہے
آدمؑ کو کیونکر سجدہ ہوا تھا   یہ تب کھُلا ہے یہ کربلا ہے

(۷) جہاں ظالموں کے اُن قہقہوں کو   بچوں کی آہوں نے یوں دبایا
گزری ہیں صدیاں بچوں پہ دنیا   محوِ بُکا ہے یہ کربلا ہے

(۸) احساں ہے کیسا اِنسانیت پر   شامِ غریباں کے قیدیوں کا
اُن جلتے خیموں کی روشنی سے   رستہ کھُلا ہے یہ کربلا ہے

(۹) جو خنجروں پر پیاسے چلے ہیں   ایسے گلے ہی شہہؑ سے مِلے ہیں
آصفؔ وہ مہدیؑ بھی منتظر ہے   اُس کی صدا ہے یہ کربلا ہے

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی

شاعر : آصفؔ رضوی

والیم : ۱۲ ۔ ۲۰۱۵ء ۔ ۱۴۳۷ ھ

قیدی بہن نے ، لاشے پہ شاہؑ کے ، خود کو گرایا ، وہ کربلا ہے
جہاں قیدی بھائی ، نے خود بہن کا ، لاشہ اُٹھایا ، ہے شام لوگوں

(۱) وہ کربلا ہے ، جہاں بین گونجے ، مرجائے بہنا ، تُو بے کفن ہے
جہاں رویا بھائی ، تُو نے کفن نہ ، ہمشیر پایا ، ہے شام لوگوں

(۲) وہ کربلا ہے ، جہاں آس رہ گئی ، بھیّا تجھے نہ ، دفنا سکی میں
جہاں بھائی نے اِک ، زِنداں میں ننھا ، مرقد بنایا ، ہے شام لوگوں

(۳) وہ کربلا ہے ، زِیں سے زمیں پر ، گرتا برادر ، دیکھا بہن نے
جہاں خود بہن کو ، مرقد میں بھائی ، نے ہے سلایا ، ہے شام لوگوں

(۴) وہ کربلا ہے ، بھائی کو رو لے ، اتنی بہن کو ، مہلت ملی نہ
جہاں رویا بھائی ، ایسے کہ بس پھر ، خوں ہی بہایا ، ہے شام لوگوں

(۵) وہ کربلا ہے ، بھائی کی گردن ، پر تیغ چلتی ، دیکھی بہن نے
جہاں رسّیوں سے ، کھنچتا گلے کو ، بھائی نے پایا ، ہے شام لوگوں

(۶) وہ کربلا ہے ، بھائی مَرا تو ، رسّی بہن کے ، ہاتھوں میں بندھ گئی
جہاں اِک بہن نے ، بھائی کو اپنے ، مَر کے چھڑایا ، ہے شام لوگوں

(۷) وہ کربلا ہے ، پامال ہوتے ، آصفؔ بہن نے ، بھائی کو دیکھا
جہاں رویا بھائی ، جب نِیل دیکھے ، کتنا ستایا ، ہے شام لوگوں

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی

شاعر : آصفؔ رضوی والیم : ۱۲ ۔ ۲۰۱۵ ۔ ۱۴۳۷ ھ

یہ فاطمہؑ ہے، یہ فاطمہؑ ہے
جسے مصائب کا سامنا ہے

(۱) اِسی کا باباؐ نبیءِ افضل اِسی کا شوہر وصیءِ افضل
جناں کے سردار اِس کے بیٹے تو خود یہ 'سیدۃِ النساء' ہے

(۲) کھڑے ہیں حاکم کے رُوبرو جو نبیؐ کے ہمراہ گئے تھے یہ تو
شکست نصرانیوں نے مانی مباہلہ کی یہ فاتحہ ہے

(۳) گواہی مانی گئی نہ اُسکی خدا نے دی ہے گواہی جس کی
یہ بی بیؑ سچّی ہے طاہرہ ہے قرآن کی اِنمّا گواہ ہے

(۴) مِلی نہ ٹھنڈک جلا کے گھر کو نہ سُکھ مِلا مار کے پِسر کو
تو اب یہ تحریر پھاڑ ڈالی ضعیف بی بیؑ کو کر دیا ہے

(۵) خدا کا قبضہ ہے دو جہاں پر فِدک تھا قبضے میں فاطمہؑ کے
عجب کہ حق چھین کر اُسی کا گواہ اُسی سے طلب کیا ہے

(٦) وہاں سے آصفؔ وہ گھر نہ لوٹی نبیؐ کے روضے پہ جا کے روئی
یقین ہے مجھ کو اب یہ باباؐ بہت ہی نزدیک کربلا ہے

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی

شاعر : آصفؔ رضوی

والیم : ۱۲ ۔ ۲۰۱۵ء ۔ ۱۴۳۷ھ

میرے مولاؑ سے لڑنے سرِ کربلا خواہشیں جسم اوڑھے ہوئے آگئیں
ایک ظالم سے اُجرت کی لالچ میں وہ وقت کے کُلِ ایماں سے ٹکرا گئیں

(۱) لازمی ہے سبب ہر عمل کے لئے لشکرِ شام نے کیوں ستم یہ کئے
خواہشوں سے جو اپنی وہ مغلوب تھے خواہشیں کام اُن سے یہ کروا گئیں

(۲) جیت کر خواہشوں سے جو آیا تو پھر تا اَبد شہہؑ کے اُس حُرؑ پہ ہیں اب سلام
بندگی خواہشوں کی جو کرتے رہے اُن کو لعنت اَبد تک کی دِلوا گئیں

(۳) جو بھی ممکن تھا اُن سے کیا وہ مگر شہہؑ کے اصغرؑ کو بھی وہ جُھکا نہ سکیں
ہار کے ، ہار کا ۔ ایسا بدلہ لیا شاہؑ والوں پہ گھوڑے بھی دوڑا گئیں

(۴)ابنِ سعد آشنا شہہؑ کی عظمت سے تھا تیر پہلا اُسی نے چلایا مگر
معرفت بھی اُسے حق پہ لا نہ سکی سَر تا پا خواہشیں اُس پہ یوں چھا گئیں

(۵) کتنی پستی میں لے آئیں انسان کو کہ نواسہ نبیؐ کا ذبح کر دیا
پردے داروں کے سَر سے رِدا چھین لی بالیاں ننّھے کانوں سے کھنچوا گئیں

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی

شاعر : آصفؔ رضوی

والیم : ۱۲ ۔ ۲۰۱۵ء ۔ ھ ۱۴۳۷

نکلا جو مدینے سے ، تو کارواں کے پیچھے ، اک بی بیؑ آگئی ہے
رُکوا کے شاہؑ نے دیکھا ، جسے چھوڑ کے چلے تھے ، وہ بیٹی آرہی ہے

(۱) اکبرؑ سے بولے بیٹا ، جاؤ بہن کو لاؤ
رب جانے کیا ہوا ہے ، نکلے تھے بس ابھی تو
نزدیک پہنچے اکبرؑ ، روتے ہوئے وہ صغراؑ
سینے سے آ لگی ہے

(۲) لایا بہن کو بھائی ، بابا سے آ کے لپٹی
پوچھا جو حال شاہؑ نے ، روتے ہوئے یہ بولی
سب دُور ہو رہے تھے ، یوں لگ رہا تھا بابا
کہ جاں نکل رہی ہے

(۳) تم مجھ کو ساتھ لے لو ، کہنے نہیں یہ آئی
معصوم بھائی کی وہ ، صورت ہے کھینچ لائی
اصغرؑ سے بس ملا دو ، گودی میں لے لوں اُسکو
حسرت بس اِک یہی ہے

(۴) عباسؑ سے کہا کہ ، غمگین نہ ہو چاچا
ناراض میں نہیں جو ، میرا نام نہیں لکھا
قربان ہو بھتیجی ، آنسو نہ یوں چھپاؤ
رب کی رضا یہی ہے

(۵) گودی میں آیا اصغرؑ ، کچھ دیر تلک چوما
پھر آہ بھر کے اُسکو ، صغراؑ نے ایسے دیکھا
محفوظ کر رہی ہو ، آنکھوں میں اُسکا چہرہ
مہلت جو کچھ مِلی ہے

(۶) بولی بہن سے رو کر ، اے میری جاں سکینہؑ
میری طرف سے تم بھی ، اِس کا خیال رکھنا
اِسے گودی میں کھلانا ، اِسے جُھولا بھی جھلانا
یہ اِلتجا میری ہے

(۷) پھر کارواں میں آصفؔ ، کہرام ایک اُٹھا
صغراؑ کو چھوڑ آؤ ، اکبرؑ سے بولے مولاؑ
روتے تھے سوچ کر یہ ، اِس بھائی اور بہن کا
دیدار آخری ہے

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت - رضویہ سوسائٹی ، کراچی
واقعہ : ۱۲ - ۲۰۱۵ء - ۱۴۳۷ھ
شاعر : آصف رضوی

بے فکر حسینؑ ہے سجدے میں　　زینبؑ یہ دین بچا لے گی
سچے ہیں نبیؐ کے وارث ہیں　　وہ خطبوں سے منوا لے گی

(۱) کٹتا ہے گلا میرا لیکن　　میری فکر نہیں مٹنے والی
گھر گھر پہ لگا ہوگا اِک دن　　پرچم یوں آج سنبھالے گی

(۲) حق زندہ رکھنے کی خاطر　　مَیں اپنے زخم سجا بیٹھا
رکھے گی حشر تلک زندہ　　وہ اپنے پتھر کھا لے گی

(۳) اِس رَن سے گھر تک جانے میں　　سالار بہن کے کام بڑے
زینبؑ خونخوار درندوں سے　　دونوں اِمامؑ بچا لے گی

(۴) مے خوار کے پیروکار مجھے　　باغی باغی بتلاتے ہیں
کر دے گی ولایت کو ثابت　　اِمامؑ مجھے منوا لے گی

(۵) دربارِ یزیدی میں ایسے　　بُت سارے یزیدی ٹوٹیں گے
ہمیں مار کے ہنسنے والوں کی　　آنکھوں سے اشک نکالے گی

(۶) آصفؔ وہ شریک تھی وعدے میں　　شہہؑ ساتھ اُسے یوں لائے تھے
جنگ مَیں جو لڑوں گا عصر تلک　　اُسے محشر تک پہنچا لے گی

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی

شاعر : آصفؔ رضوی

والیم : ۱۲ ۔ ۲۰۱۵ء ۔ ۱۴۳۷ ھ

غیب سے آ رہی ہے صدائے امام میرے جد پر سلام
ناحیہ میں پُکارے یہی صبح و شام میرے جد پر سلام

(۱) جس نے خالق کے رستے میں جاں وار دی ، جس نے مخفی و ظاہر اطاعت بھی کی
جس کی تربت میں رب نے شِفاء ہے رکھی ، جس کے روضے پہ حاجت حقیقت بنی
جس کی اولاد میں رب امامت رکھے ، مصطفیٰؐ ۔ مرتضیٰعؑ کا جو وارث بھی ہے

(۲) سَر سے پاؤں تلک۔خاک میں۔خوں میں تھا ، جس کے خیمے کو بھی پھاڑ ڈالا گیا
پانچواں فرد تھا اہلِ تطہیر کا ، ہر مسافر سے بڑھ کے جو بے کس رہا
بد نسب لوگ ہی جس کے قاتل بنے ، جس کی غربت پہ لوگوں مَلک رو پڑے

(۳) وہ گریبان جو تھے لہو سے بھرے ، اُن کو میرا سلام عقیدت مِلے
اُن لبوں پہ بھی جو پیاس سے خشک تھے ، اور اُن پہ کہ جو ٹکڑے ٹکڑے ہوئے
قتل کے بعد فوراً جو لوٹے گئے ، اُن کے اعظاء پہ بھی جو کہ کاٹے گئے

(۴) بیبیوں کو سلامی جو تھیں بے رِدا ، ہر سرِ پاک کو جو سِناں پہ اُٹھا
اُس جواں کو بھی جس کا علیؑ نام تھا ، شہہؑ کے اصغرؑ کو بھی جو نہ پیچھے رہا
دُور تھے جو وطن سے مسافر جو تھے ، جن کے جسموں سے سَر بھی جُدا ہو گئے

(۵) وہ جو اپنے لہو میں نہاتا رہا ، جام نیزوں کے دُشمن سے پاتا رہا
جو کہ تنہا ہی لشکر ہٹاتا رہا ، ہر ستم کو گلے جو لگاتا رہا
تشنگی میں ہی شہہ رگ بھی کاٹی گئی ، ریشِ اقدس بھی اُس کی لہو رنگ تھی

(۶) ہے یہ مہدیؑ کا شہہؑ کے لئے مرثیہ ، اس میں آصفؔ سلامی کا ہے تذکرہ
اس بدن پہ کہ جو خاک میں تھا اَٹا ، دانت وہ جن پہ ظالم چھڑی مارتا
اور سَر جو سِناں پہ اُٹھایا گیا ، وہ بدن بارہا جس کو لُوٹا گیا

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی

شاعر : آصفؔ رضوی **والیم : ۱۲ ۔ ۲۰۱۵ء ۔ ۱۴۳۷ ھ**

کیا تھا جو وعدہ نبھا نہ سکے تو — سکینہؑ سے اب کیا کبھی نہ مِلو گے
جو خیموں تلک پانی لا نہ سکے تو — سکینہؑ سے اب کیا کبھی نہ مِلو گے

(۱) گئے تم نہر پہ تو ایسے گئے کہ — خبر ہی نہ لی کچھ پلٹ کے ہماری
جو تم نہ رہے تو خبر بھی ہے کیسے — ستائی گئی یہ بھتیجی تمھاری
خبر لینے میری جو آ نہ سکے تو — سکینہؑ سے اب کیا کبھی نہ مِلو گے

(۲) عجب یہ کہا تم نے باباؑ سے عمّو — کہ خیموں میں نہ لائیں لاشہ تمھارا
چچا اور بھتیجی میں کیسی شرم کہ — عُدو نے تمھیں گھیر کر مار ڈالا
خبر جو یہ ہم کو بتا نہ سکے تو — سکینہؑ سے اب کیا کبھی نہ مِلو گے

(۳) اُدھر میرے باباؑ پہ چلتا تھا خنجر — پھوپھی جان کے ساتھ مَیں دیکھتی تھی
مدد کے لئے چیختے تھے جو ہم تو — تڑپتی تھی دریا پہ میّت تمھاری
جو باباؑ کو میرے بچا نہ سکے تو — سکینہؑ سے اب کیا کبھی نہ مِلو گے

(۴) لگی آگ خیموں میں لُوٹے گئے ہم — چھنی میری چادر کھنچے گوشوارے
مَیں شعلوں میں دوڑی جلا میرا دامن — مجھے ظالموں نے طمانچے بھی مارے
جو تم آگ آ کر بُجھا نہ سکے تو — سکینہؑ سے اب کیا کبھی نہ مِلو گے

(۵) بنے بعد لُٹنے کے ہم ایسے قیدی — کہ ہاتھوں میں اور گردنوں میں تھی رسّی
ہمیں شام یوں پھر عُدو لے کے آئے — کہ ہوں تُرک یا روم کے کوئی قیدی
جو تُم قیدیوں کو چُھڑا نہ سکے تو — سکینہؑ سے اب کیا کبھی نہ مِلو گے

(۶) بتایا یہ جاتا یہ باغی ہیں لوگوں — خُدا تم سے خوش ہو ستاؤ جو اِن کو
خُدا بھی ہو خوش اور حاکم بھی خوش ہو — ستایا گیا ہوگا کیسے یہ سوچو
ہمیں پتھروں سے بچا نہ سکے تو — سکینہؑ سے اب کیا کبھی نہ مِلو گے

(۷) اُجالوں میں یثرب کے گودی میں لیکر — گھماتے تھے مجھ کو تھا اِک وقت وہ بھی
یہ اِک وقت کہ قید زنداں میں ہوں مَیں — اندھیرا بھی ہے اور گلے میں بھی رسّی
جو گودی میں پھر تم اُٹھا نہ سکے تو — سکینہؑ سے اب کیا کبھی نہ مِلو گے

(۸) کئے بَین زنداں میں آصفؔ یہ اُس نے — مَیں آتی ہوں عمّو تمھیں خود منانے
مَیں قربان غیرت کے اُس اِک عہد پر — پر اب نہ کرو تم حیاء یہ بتاتے
جو اصغرؑ کو پانی پلا نہ سکے تو — سکینہؑ سے اب کیا کبھی نہ مِلو گے

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی

شاعر : آصفؔ رضوی

والیم : ۱۲ ۔ ۲۰۱۵ء ۔ ۱۴۳۷ھ